السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس نئے ہجری سال کے موقع پر مجھے یہ حدیث یاد آئی:

«مامن زمان یاتي الاوہوا سوااوشر مماقبلہ»

''ہر آنے والا زمانہ پہلے سے زیادہ برا ہوگا۔''

جملہ احادیث کا یہی مفہوم ہے، لیکن بسا اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک زمانے میں شرک، بدعات اور جہالت کی گرم بازاری ہوتی ہے مگر پھر اس کے بعد ایک ایسا زمانہ بھی آتا ہے جو اس سے بہتر ہوتا ہے کہ اس میں شرک مٹ جاتا یا کم ہوجاتا ہے۔ بدعات کا خاتمہ ہوجاتا ہے اور علم کا نور پھیل جاتا ہے مثلاً شیخ محمد بن عبدالوہاب کی دعوت سے پہلے زمانہ اور پھر ان کی دعوت کے زمانہ میں یہی صورت حال تھی تو فتویٰ عطا فرمائیں کہ اس حدیث کا کیا مفہوم ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر وثواب سے نوازے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب لوگوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حجاج ثقفی کے مظالم کی شکایت کی تو اس وقت انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث بیان کی:

فَإِنَّهُ لاَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلاَّ الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ، حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ» صحيح البخاري الفتن باب لاياتى زمان الا الذي بعده شر منه حديث: 7068»

''تمہارے لیے اب زمانہ بھی آئے گا وہ پہلے سے برا ہوگا (اور یہ سلسلہ) تمہاری اپنے رب سے ملاقات تک جاری رہے گا۔''

انسان کو چاہیے کہ وہ اس حدیث کو کسی خاص علاقے یا مخصوص لوگوں کے تناظر میں نہ دیکھے بلکہ اس کی طرف عموم کے اعتبار سے دیکھے کیونکہ اگر کسی علاقے سے شرک اور فتنوں کے ازالہ کے بعد صورت حال میں تبدیلی آجائے تو اس کے یہ معنی نہیں کہ ساری زمین کی حالت ہی درست ہوگئی ہے، لہٰذا اس نص سے مقصود عموم ہے نہ کہ مخصوص طور پر زمین کا ہر علاقہ اور ہر علاقے میں بسنے والا ہر ہر طبقہ۔ اس حدیث کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسے اکثر وبیشتر حالت پر محمول کیا جائے گا اور اگر کسی جگہ شرک کے بعد خیر رونما ہوجائے خواہ وہ عام کیوں نہ ہو تو اسے حدیث کے عموم کا مخصص قرار دیا جائے گا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص149

محدث فتویٰ